Masnavi Sehrul bayan

B.A Urdu (Hons), part iii

Lecture-2

مثنوی سحرالبیان

گزشتہ سے پیوستہ:

بہر حال میر حسن نے اس مختصر سی مثنوی میں بے نظیر اور بدر منیر کے عشقیہ قصے کو موضوع سخن بناتے ہوئے اس عہد کی تہذیبی تفصیلات کا ایک دفتر کھولنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ قادر البیانی کا عالم یہ ہے کہ وہ جس موقع دخل کی تصویر پیش کرتے ہیں، زبان و بیان کو بھی اس سے اس قدر ہم آہنگ رکھتے ہیں کہ واقعیت شعاری کا لطف پیدا ہو جاتا ہے مثلاً ایک جگہ انہوں نے پنڈتوں کا تذکرہ کیا ہے تو ان کا طرز بیان یہ ہو گیا ہے:

کیا پنڈتوں نے جو اپنا بچار
تو کچھ انگلیوں پر کیا پھر شمار
جنم تیرا شاہ کا دیکھ کر
تلا اور برجھیک پر کر نظر
کہا رام جی کی ہے تجھ پر دیا
چند اماں سا بالک تیرے ہوئیگا
نکلتے ہیں اب تو خوشی کے بچپن

نہ ہوگر خوشی تو نہیں برہمن

میر حسن کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ حفظ مراتب کا بہت خیال رکھا ہے کہیں پر سطحیت یا پستی ذوق کا مظاہرہ نہیں ہونے دیا ہے۔ لفظ و بیان کا یہ احتیاط و اہتمام ایک خاص کیفیت و اثر پیدا کرتا ہے۔ محفل موسیقی کا تذکرہ تو موسیقی کے تمام اہم آلات کی تفصیل موجود ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میر حسن کو موسیقیت سے کافی لگاؤ تھا۔ انداز بیان میں محاکات آفرینی کا عنصر جابجا موجود ہے۔ جس سے طرز بیان کی بے ساختگی اور دلکشی کافی بڑھ گئی ہے۔ کردار نگاری، واقعہ نگاری، جذبات نگاری کے مرحلوں کو میر حسن نے نہایت خوش اسلوبی سے طے کیا ہے۔ اسی لیے یہ منظوم عشقیہ داستاں تاثر اور تکنیک دونوں ہی جہتوں سے خوب صورت اور اثر خیز ہوگئی ہے۔ ہجر و فراق کے مرحلوں کو اس طرح بیان کیا ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انکا اپنا قلبی سوز گداز نکھر کر سامنے آ گیا ہو۔ منظر نگاری کے مرحلے میں بھی میر حسن کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ جس منظر کو بیان کرنا چاہتے ہیں، اس کی سچی، منھ بولتی اور ہو بہو تصویر پیش کر دینے میں اپنی قدرت سخن کا حیرتناک مظاہرہ کرتے ہیں۔ میر حسن نے اپنے مشاہدات اور تجربات کو شاعرانہ سلیقے کے ساتھ اس مثنوی میں قلم بند کیا ہے۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com